27180-اسلام میں جهادفی سبیل اللہ کے موضوع پرایک بدھ مت پیروکار کے ساتھ بات چیت

سوال

میری ایک شخص سے بحث جاری ہے.جس کا دعوی ہے کہ مسلمان جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں ان کا کہنا ہے کہ جو شخص بھی غیر مسلم ہے وہ قابل قتل اور تلوار کے لائق ہے ، میں اس کے اس دعوی کو تسلیم نہیں کرتا ، میں خود مسلمان تو نہیں لیکن اسلام کے متعلق تھوڑا بہت جانتا ضرور رہوں ، اور مجھ میں اتنی استطاعت نہیں کہ میں اس شخص کے دعوی کو رد کرتا ہوا اسے کوئی جواب دوں ، لھذا اس معاملہ میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں ؟ اور میں اسے جواب کیسے دون ؟

پسندیدہ جواب

حقیقت کی تلاش میں سرگرداں شخص آپ کا سوال اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ واقعتا آپ حقیقت کو پہچاننا چاہتے ہیں ، لیکن کیا آپ نے اس سے قبل اپنے آپ سے سوال نہیں کیا کہ میں اس قلیل سی چیز پر ہی کیوں اکتفا کررہا ہوں جو اسلام کے متعلق معرفت ہے ؟ کیوں نہ میں مسلمانوں سے اس دین کی مکمل معلومات حاصل کرلوں ، اور اس کے لئے اگرمجھے ان کے پاس سفر کرکے جانا پڑے تو میں سفر بھی کرلوں ؟ کیونکہ بہت سارے لوگ مال و دولت جمع کرنے اور سیر وسیاحت کے لئے سفر کرتے ہیں ، یا اس کے علاوہ کئی مادی اور بعض اوقات غلط قسم کے مقاصد کی بنا پر بھی سفر کرتے رہتے ہیں ؟ !

قضیہ اور معاملہ انجام کار ہے؛ کیا یہ جائز نہیں کہ جس حقیقت نے آپ کے دلو کو دھلا کر رکھ دیا اور آپ کی عقل کو قناعت اور اطمنان دیا ہے یہ اسی میں ہے جو آپ اس دین اسلام کے بارہ میں جانتے اور علم نہیں رکھتے ، یا پھر مکمل اور صاف حق کی صورت میں ہے جسے آپ دیکھ نہیں پا رہے ؟

اے حقیقت کو تلاش کرنے والے انسان اس کے بعد معاملہ اور بھی بہت زیادہ خطرناک ہے : یا تو ہمیشہ کے لئے جنت ہے یا پھر ہمیشہ والی آگ !!

لیکن آپ اس سچی رغبت کے ساتھ حقیقت کی معرفت اور اس سے بھی سچائی والے ارادہ کے ساتھ اس کی اتباع کے بھی محتاج ہیں ، اور پھر اس کا التزام کرنے کے لئے اپنے نفس کی قوت کی بھی ضرورت ہے ، اگرچہ آپ اس سے قبل جو کچھ کرتے رہے ہیں اس کی مخالفت بھی کریں.

پھر جب آپ یہ سوال کررہے ہیں تو آپ اس مریض کی طرح لگتے ہیں جو ڈاکٹر اور جراح کے نشتر اور اس کی تیزی کو دیکھ رہا ہو اور اپنی اس بیماری کو بھول جائے جو اسے ہلاک کرنے کے درپے ہے ، اور داغنے والے آلے اور اس کی جلن کو لعنت ملامت کرتا رہے اور اس جذام کو بھول جائے جو اسے کھا رہا ہے ، یہ کوئی عقل مند لوگوں کی شان نہیں !!

قتل کا مستحق کون ہے دریافت کرنے سے قبل آپ نے اسلام میں جہاد کے اہم اسباب کے متعلق کیوں نہیں پوچھا ؟ !

اس کے اسباب وہ ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ربعی بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ نے اختصار کے ساتھ فارس کے قائد اور بادشاہ رستم کے سامنے جنگ قادسیہ مین نقل کئے جبکہ رستم معرکہ سے تین دن متواتر ہر ایک سے یہی سوال کرتا رہا کہ تمہیں کونسی چیز یہاں لائی ہے ؟

تو جواب یہ تھا :

ہمیں اللہ تعالی نے اس کام پر مقرر کیا ہے کہ جسے وہ چاہے اسے ہم بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف ، اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف ، اور ادیان کے جور ظلم سے دین اسلام کے عدل وانصاف کی جانب لے جائیں...

لھذااللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام دے کراپنی مخلوق کی جانب بھیجا، اس دین کو ہم میں سے جس نے قبول کیا ہم اس سے اسے قبول کرتے اوراس سے واپس پلٹ جاتے ہیں اوراسے اوراس کی زمین کوچھوڑ دیتے ہیں اورجو کوئی اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے ہم اس سے جنگ کرتے ہیں حتی کہ ہم جنت میں چلے جائیں یا پھر ہمیں مدد حاصل ہوجائے.

واقع انسانی آج بھی اورکل بھی یہ ہے کہ یہ دین بہت سے منحرف عقائداورباطل افکاراوس سیاسی وعسکری اوراجتماعی اوراقتصادی اورعنصری آزمائشوں اورمشکلات سے گزرتا رہا ہے.... اوریہ اس کے ساتھ مختلط ہوتے رہتے اوراس کے ساتھ بہت شدید صورت میں مقابلہ ہوتا ہے تاکہ بالآخراس کا نتیجہ یہ نکلے کہ لوگوں کو دین اسلام سے برگشتہ کیا جائے اوراس کے راستے سے روکا جائے !!

اوراگر توبحث ومباحثہ قولی اورمناظرہ اچھے اوربہتر طریقہ سے ہو تو یہ دونوں منحرف افکاراورعقائد کا سامنا کرتے ہیں، کیونکہ جہادی تحریک کئی ایک مادی مشکلات کا سامنا کرتی ہے، اس میں سب سے پہلی سیاسی سلطہ جوان عوامل اوراسباب پر قائم ہے اوراس کے تھپیڑے سیاسی اور عسکری قوت کولگتے ہیں جواللہ تعالی کے علاوہ لوگوں کی معبود بنی ہوئی ہے، یعنی غیر شرعی احکام کا نفاذاوراس کا حکم، اورجوچیزان کے اس بیان کوسننے اوراس عقیدہ کو تھامنے کے مابین حائل ہوتا ہے ایسی حریت اور آزادی جس پر کوئی زور نہیں چل سکتا، اوروہ دونوں ایک ساتھ بیناا اورجہادی تحریک واقع بشری کا سامنا کرتی ہیں.

دیکھیں : معالم فی الطریق صفحہ (59) اوراس کے بعد کے صفحات.

تواس سے یہ ظاہر ہوا کہ :

(مشروع اورجائزقتال جہاد ہی ہے، اوراس کا مقصدیہ ہے کہ سارے کا سارا دین اللہ کا ہو، اوراللہ کا کلمہ بلند ہو، لھذا جو بھی اس سے رکا اوراس نے دین اسلام قبول نہ کیا اس سے قتال کیا جائے گا، اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے، لیکن جولڑائی اور ممانعت کے اہل نہیں مثلا عورتیں اوربچے اورراہب ودرویش اورنابینے اوربیمار، توجمہور علماء کرام کے ہاں انہیں قتل نہیں کیا جائے گا الایہ کہ وہ اپنے قول یا پھر فعل سے قتال کرے... کیونکہ جنگ اورقتال اس کے ساتھ ہے جو ہمارے ساتھ اس وقت جنگ کرے جب ہم اللہ تعالی کے دین کو ظاہر کرنا چاہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اوراللہ تعالی کے راستے میں ان لوگوں سے جنگ کروجو تمہارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں اورزیادتی نہ کرو بلاشبہ حد سے بڑھنے والوں کے ساتھ اللہ تعالی محبت نہیں کرتا}.) البقرۃ (190).

اورحدیث میں یہ ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی معرکہ میں ایک مقتولہ عورت کے پاس سے گزرے اوروہاں لوگ اکھٹے ہوچکے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اس سے تولڑائی نہیں تھی) اورایک شخص کو خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف روانہ کیا جوکہ لشکر کے اگلے حصہ پرامیر تھے اواس شخص کو فرمایا کہ اسے کہنا نہ توبچوں کو قتل کرو اورنہ ہی ملازم کو". ہوسکتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کے پاس اسلحہ نہ ہو، سنن ابوداود حدیث نمبر (2669) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (2324) میں اسے حسن صحیح کہا ہے.

اوریہ اس لئے کہ اللہ تعالی نے جانوں کا قتل اس لئے مباح کیا کہ مخلوق کی اصلاح کے لئے اس کی ضرورت تھی جیسا کہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

.{اورفتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے}. البقرۃ (217)

یعنی اگرچہ قتل میں شروفساد ہے لیکن کفار کے فتنہ میں شروفساد اس سے بھی بڑھ کر ہے، لھذا جو کوئی کسی مسلمان کو دین اسلام پر عمل پیرا ہونے سے نہیں روکتا اس کے کفر کا نقصان صرف اس کی جان کو ہی ہے... اھ دیکھیں السیاسۃ الشرعیۃ تالیف ابن تیمیۃ (165-167) کچھ تصرف کے ساتھ.

اوریہاں ایک امر قابل تنبیہ ہے وہ یہ کہ : بنی نوع انسان میں عداوت و دشمنی اور لڑائی جھگڑااور ظلم وزیادتی زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے ، اورجب تک نفس میں لالچ اور خواہشات ہیں اور جب تک بنی نوع انسان میں خیر اور شر موجود ہے یہ رہے گی :

ابن خلدون رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(جب سے اللہ تعالی نے مخلوق بنائی ہے اس وقت سے جنگ اور لڑائی جھگڑے جاری ہیں، اوراس کی اصل بعض انسانوں کا بعض سے انتقام لینا ہے..اور یہ طبعی امر ہے اس سے کوئی امت اور کوئی نسل خالی نہیں ہوسکتی)

اورقدیمی عیسائیوں کے مختلف فرقوں کا آپس میں جوجنگ وجدال ہوااس وقت مسلمان کہاں تھے، اورپھر پروٹسٹنٹ فرقے کوجوتکالیف اور ظلم کیتھولک عیسائیوں نے پہچایا وہ ؟!

اورپھر دونوں عالمی جنگوں میں مسلمان کہاں تھے کیاان کا اس میں کوئی عمل دخل تھا؟اورپھر ہیروشیما اورناگاساگی کے سانحہ میں کونسے مسلمان ملوث تھے؟!

ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم کانٹ ہنري ڈي کاسٹري کے ساتھ یہ کہیں : (اقرب الی الصواب بات یہی ہے کہ مسلمانوں کی سلطنت کے خاتمہ میں ان کی نرمی اور صلح پسندي ہی سبب اور کارفرما تھی)

اللہ عظیم نے سچ فرمایا :

.{یہ وہ ہیں جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے، اگر اللہ تعالی لوگوں کو آپ میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی منہدم کردي جاتیں جہاں اللہ تعالی کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، جو اللہ تعالی کی مدد کرے گا بیشک اللہ تعالی بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بیشک اللہ تعالی بڑي قوتوں والا اور بڑے غلبے والا ہے}.الحج (40).

ہوسکتا ہے جب آپ اس پر غور کریں اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان سنیں :

(اللہ تعالی اس قوم سے تعجب کرتا ہے جوزنجیروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوگی) صحیح بخاري حدیث نمبر (3010)

اورفرمان ہے :

تم بہترین امت ہوجولوگوں کے لئے نکالی گئی ہے، انہوں نے کہا لوگوں کے لئے لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنہیں تم ان کی گردنوں میں زنجیروں کے ساتھ لاؤ گے حتی کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں. صحیح بخاري حدیث نمبر (4557).

یعنی ان کا دوسروں سے لڑائی کرنا اورپھر ہوسکتا ہے ان میں سے بعض قید ہوجائیں یا دوسروں کی قوت اور طاقت کے سامنے جھک جائیں اورپھر اسلامی تعلیمات سے روشناس ہوکر اسلام میں داخل ہوجائیں حالانکہ وہ ابتدائی طور پر اسلام کو ناپسند کرتے تھے...

ہوسکتا ہے اگر تم ایسا کرو توڈاکٹر کا ہاتھ چومنے لگو، چاہے آپ کی جلد پر اس کے نشتر کا نشان بھی باقی رہے..

واللہ اعلم.